روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 29 نومبر 2010ء 22 ذی الحجہ 1431 ہجری 29 نبوت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 241

تھکان سے پاک

اور یقیناً ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور اسے بھی جو ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں کوئی تھکان چھوئی تک نہیں۔ (ق:39)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر یک سچے طالب کے دل میں بالطبع یہ سوال پیدا ہوگا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے کہ تا یہ مرتبہ عالیہ مکالمہ الٰہیہ حاصل کرسکوں پس اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک نئی ہستی ہے جس میں نئی قوتیں نئی طاقتیں نئی زندگی عطا کی جاتی ہے اور نئی ہستی پہلی ہستی کی فنا کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اور جب پہلی ہستی ایک سچی اور حقیقی قربانی کے ذریعہ سے جو فدائے نفس اور فدائے عزت و مال و دیگر لوازم نفسانیہ سے مراد ہے بکلی جاتی رہے تو یہ دوسری ہستی فی الفور اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ پہلی ہستی کے دور ہونے کے نشان کیا ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب پہلے خواص اور جذبات دور ہوکر نئے خواص اور نئے جذبات پیدا ہوں اور اپنی فطرت میں ایک انقلاب عظیم نظر آوے اور تمام حالتیں کیا اخلاقی اور کیا ایمانی اور کیا تعبدی ایسی ہی بدلی ہوئی نظر آویں کہ گویا ان پر اب رنگ ہی اور ہے غرض جب اپنے نفس پر نظر ڈالے تو اپنے تئیں ایک نیا آدمی پاوے اور ایسا ہی خدا تعالیٰ بھی نیا ہی دکھائی دے اور شکر اور صبر اور یاد الٰہی میں نئی لذتیں پیدا ہوجائیں جن کی پہلے کچھ بھی خبر نہیں تھی اور بدیہی طور پر محسوس ہو کہ اب اپنا نفس اپنے رب پر بکلی متوکل اور غیر سے بکلی لاپرواہ ہے اور تصور وجود حضرت باری اس قدر اس کے دل پر استیلا پکڑ گیا ہے کہ اب اس کی نظر شہود میں وجود غیر بکلی معدوم ہے اور تمام اسباب ہیچ اور ذلیل اور بے قدر نظر آتے ہیں اور صدق اور وفا کا مادہ اس قدر جوش میں آگیا ہے کہ ہر یک مصیبت کا تصور کرنے سے وہ مصیبت آسان معلوم ہوتی ہے اور نہ صرف تصور بلکہ مصائب کے وارد ہونے سے بھی ہر یک درد بر نگ لذت نظر آتا ہے تو جب یہ تمام علامات پیدا ہوجائیں تو سمجھنا چاہئے کہ اب پہلی ہستی پر بکلی موت آگئی۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد5 صفحہ233)

یتامیٰ فنڈ میں ضرور حصہ لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات اور خطابات میں کفالت یتامیٰ کے موضوع پر بہت تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں جس میں احمدی یتیم بچے اور بچیوں کی تربیت اور نگہداشت اور مالی معاونت کے لئے تمام احباب جماعت کو یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یتامیٰ کی زیادہ سے زیادہ مالی معاونت کرکے ان کی دعاؤں کے مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

نمایاں کامیابی

مکرم انوارالحق خان صاحب نائب زعیم وقف جدید مجلس انصاراللہ دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ سعدیہ فاخرہ واقفہ نو نے محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال یونیورسٹی آف سرگودھا سے ایم اے ماس کمیونیکیشن (ابلاغیات) میں یونیورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ مکرم عبدالرحیم خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ خوشاب کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے عزیزہ کے لئے بابرکت فرمائے اور اس کامیابی کو مزید ترقیات اور اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

برائے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ''مثالی احمدی خادم''

قواعد، ذیلی عناوین و امدادی کتب 11-2010ء

قواعد

☆عنوان مقالہ ''مثالی احمدی خادم''

☆مقالہ کے الفاظ 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد نہ ہوں۔ایسے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے جن کے الفاظ کی تعداد 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد ہوگی۔

☆مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبرز، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں۔

☆مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے ٹائٹل صفحہ پر نمایاں طور سے تحریر کریں۔

☆جن کتب کا حوالہ دیا جائے اُن کے مصنفین، کتاب کا نام، ایڈیشن، مطبع، سنِ اشاعت، جلد و صفحہ نمبر درج کیا جائے۔اور حوالہ جات کو درست اور واضح طور پر تحریر کیا جائے۔

☆کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔مقالہ کے دائیں طرف حاشیہ ضرور چھوڑیں۔

☆مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2011ء ہے۔مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆اس مقابلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے اراکین شریک ہوسکیں گے۔

☆خدام اپنے مقالہ جات براہِ راست قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان (ربوہ) کو اپنے زعیم/قائد کی تصدیق سے بھجوائیں گے۔

☆مقالہ لکھنے والے اراکین کی راہنمائی کے لئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب کی فہرست دی جارہی ہے۔تاہم مقالہ نویس ان کتب کے علاوہ مزید کتب سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔مقالہ تحریر کرتے وقت قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے ذیلی عناوین کی پابندی لازمی ہے۔

☆مقالہ نویس مقالہ مرکز میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔مرکز میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں دیا جائے گا۔

☆مقالہ نویس اراکین کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

انعامات

اوّل: سیٹ روحانی خزائن + سند امتیاز + 25 ہزار روپے نقد

دوم: سیٹ انوارالعلوم + سند امتیاز + 15 ہزار روپے نقد

سوم: سیٹ حقائق الفرقان + سیٹ تفسیر کبیر + سند امتیاز + 10 ہزار روپے نقد

ان تین انعامات کے علاوہ دس انعامات حُسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور سند امتیاز کی صورت میں دیئے جائیں گے۔اس کے علاوہ مقابلہ میں شرکت کرنے والوں کو سند شرکت بھی دی جائے گی۔

ذیلی عناوین

1۔مثالی احمدی خادم از روئے قرآن۔2۔مثالی احمدی خادم از روئے حدیث۔

3۔ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں مثالی احمدی خادم کی صفات۔

4۔ارشادات خلفائے احمدیت کی روشنی میں مثالی احمدی خادم کی صفات۔

5۔مثالی احمدی خادم اور پانچ بنیادی اخلاق۔6۔مثالی احمدی خادم کا تقویٰ اور عبادات کا اعلیٰ معیار۔

7۔مثالی احمدی خادم کی خلافت سے محبت اور نظام جماعت سے وابستگی۔

8۔مثالی احمدی خادم کا عزیز و اقارب سے حسن سلوک۔9۔مثالی احمدی خادم کا لغویات سے پرہیز۔

10۔مثالی احمدی خادم کا جذبہ خدمت خلق اور بلند عزم و ہمت۔

11۔مثالی احمدی خادم کا نصب العین۔فاستبقوا الخیرات۔

12۔مثالی احمدی خادم کا روحانی اور جسمانی صفائی کا اعلیٰ معیار۔

13۔مثالی احمدی خادم کا ایفائے عہد۔14۔جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں۔

15۔نوجوانوں کے لئے آنحضرتؐ کی دعائیں۔

16۔نوجوانوں کے لئے حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت کی دعائیں۔

17۔نوجوان صحابہ رسولؐ کی بے مثال قربانیاں۔

18۔نوجوان رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کا حیرت انگیز نمونہ۔19۔خدام کا عظیم الشان کردار۔

امدادی کتب

1۔قرآن کریم۔2۔کتب احادیث: صحاح ستہ۔حدیقۃ الصالحین۔ریاض الصالحین

3۔روحانی خزائن۔4۔ملفوظات۔5۔مجموعہ اشتہارات۔6۔حقائق الفرقان۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول

7۔خطبات نور۔8۔تفسیر صغیر مکمل۔تفسیر کبیر مکمل۔9۔فضائل القرآن۔حضرت مصلح موعود

10۔انوارالعلوم۔11۔خطبات محمود۔12۔مشعل راہ جلد اول۔13۔اعمال صالحہ۔حضرت مصلح موعود

14۔خدام الاحمدیہ کی تین اہم باتیں۔حضرت مصلح موعود۔15۔خطبات ناصر۔16۔خطبات طاہر

17۔خطابات طاہر۔(تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت)

18۔پانچ بنیادی اخلاق۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع۔19۔خطبات مسرور۔

20۔مضامین بشیر۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔21۔ذکر حبیب۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب

22۔حیات احمد۔حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب۔

23۔سیرت حضرت مسیح موعود۔حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب

24۔کرنہ کر۔حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔25۔سیرت طیبہ۔مکرم شیخ عبدالقادر صاحب

26۔حیات نور۔مکرم شیخ عبدالقادر صاحب۔27۔حدیقۃ الصالحین۔مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب

28۔تنویر القلوب۔حضرت مرزا عبدالحق صاحب (جلد اوّل صفحہ 56 تا 137)

29۔اسلامی معاشرہ۔مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

30۔احادیث الاخلاق۔مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب

31۔اسلامی معاشرہ۔مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب

32۔روشن ستارے۔مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب

33۔سیرت صحابہ رسولؐ۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

34۔سیرت صحابہ شہادت کے آئینہ میں۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

35۔تاریخ خدام الاحمدیہ۔مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

36۔700 احکام خداوندی۔مکرم حنیف احمد محمود صاحب

37۔سیرت و سوانح حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔مکرم حنیف احمد محمود صاحب

38۔حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظر میں ایک مثالی احمدی۔مکرم حمید الحق صاحب شیخوپورہ

39۔ایک مثالی احمدی۔منصوبہ بندی کمیٹی صد سالہ جوبلی

40۔ایاز محمود۔مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب

41۔آداب حیات۔مکرمہ امتہ الرفیق ظفر صاحبہ۔لجنہ اماء اللہ کراچی

42۔وقف زندگی کی اہمیت۔مکرم ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب

43۔راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا۔مکرمہ درثمین طاہر صاحبہ۔لجنہ اماء اللہ ربوہ

44۔سیدنا مسیح موعودؑ کی زریں ہدایات۔مکرم عبدالوہاب احمد صاحب

45۔خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔خدام الاحمدیہ مرکزیہ

46۔ہماری ذمہ داریاں۔خدام الاحمدیہ ربوہ

47۔لجنہ اماء اللہ پاکستان اور خدام الاحمدیہ پاکستان کی سیرت پر مختصر چھوٹی چھوٹی کتب۔

رسائل

''الفرقان''۔ماہنامہ ''انصاراللہ''۔''خالد''۔''مصباح''۔''تحریک جدید''

اخبارات

''الحکم''۔''البدر''۔''روزنامہ الفضل''۔''الفضل انٹرنیشنل''

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

دینِ حق نے وہ عورتیں پیدا کیں جو مردوں کے شانہ بشانہ قربانیاں دیتی چلی گئیں۔ توحید کے قیام کے لئے وہ نمونے چھوڑ گئیں جو ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کا باعث بنتے رہیں گے

جنگ ٹھونسی گئی تو جنگی حالات میں عورتوں نے اپنا کردار ادا کیا۔ نظام جماعت کو بہترین مشورے بھی دیئے۔ علمی کارنامے بھی انجام دیئے۔ عبادتوں کے معیار قائم کئے۔ بچوں کی بہترین تربیت کی۔ حضرت اُمّ عمّارہ کی بے نظیر قربانیوں اور خدمات کا تفصیلی تذکرہ

آج کل الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ قرآن کریم پر حملے کئے جاتے ہیں۔ ان حملوں کو پسپا کرنے کے لئے مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی اپنی تمام تر طاقتوں کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ لڑکیاں اور پڑھی لکھی عورتیں اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کریں

صحابیات رسول حضرت اُمّ سلمہؓ، حضرت اُمّ ورقہؓ بنت عبداللہ، حضرت فاطمہؓ بنت خطاب کی خدا اور رسول سے محبت، اخلاص و وفا اور قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع 2010ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ولولہ انگیز خطاب کا خلاصہ

(اسلام آباد (ٹلفورڈ) 3/اکتوبر 2010ء): جماعت کی دو ذیلی تنظیموں لجنہ اماء اللہ (برطانیہ) اور انصاراللہ (برطانیہ) کے سالانہ اجتماعات یکم تا 3/اکتوبر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوئے۔ اس موقع پر 3/اکتوبر بروز اتوار قبل دوپہر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ کی مارکی میں تشریف لا کر ان سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب براہ راست انصاراللہ کی اجتماع گاہ میں بھی ٹیلی کاسٹ ہوا۔ لجنہ اماء اللہ سے حضور انور کے اس نہایت ولولہ انگیز خطاب کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے ساتھ ہی پہلے آپ کا استہزاء اور ہنسی ٹھٹھا شروع ہوا، اور پھر جب کفار نے دیکھا کہ یہ تو ایک ایک کر کے ہم میں سے لوگوں کو اپنے اندر سمیٹتے چلے جا رہے ہیں۔ ہمارے کمزور اور ہمارے غلام اس شخص کی بیعت میں آ کر ہمارے بتوں کی پوجا کرنے کی بجائے خدائے واحد کی عبادت کرنے والے بنتے چلے جا رہے ہیں۔ تو پھر کفار نے آپؐ کے لئے ہر منصوبہ بندی کی کہ کس طرح آپ کے پیغام کو، کام کو روکا جا سکتا ہے۔ آپ کے ماننے والوں پر ظلم و تعدی کی انتہا کر دی۔ آپؐ کے ماننے والوں میں نہ کوئی مرد ظالم کفار کے ہاتھوں محفوظ رہا اور نہ کوئی عورت۔ اسلام کی تاریخ میں دو اونٹوں سے ایک شخص کی ٹانگیں باندھ کر ان کو مخالف سمت دوڑا کر جسم کو چیرنے کا واقعہ ملتا ہے۔ وہ بھی ایک عورت تھی۔ باوجود اپنے بھیانک انجام کے سامنے دیکھنے کے اس پُرعزم عورت نے، توحید پر ہمیشہ قائم رہنے کا عہد کرنے والی عورت نے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنے جسم کو ظالمانہ طور پر چیرا جانا برداشت کر لیا، لیکن اپنے خدا سے بے وفائی نہیں کی۔ پھر مکہ میں ہی ظلم کی داستان کا ایک واقعہ ہمیں ملتا ہے، جب حضرت یاسر کے پورے خاندان کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ ایک دن ایسے ہی ظلم کا نشانہ بنتے ہوئے یہ خاندان جب اس میں سے گزر رہا تھا تو آنحضرت ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ نے دیکھا کہ یہ لوگ رسیوں سے جکڑے ہوئے ہیں اور ظالمانہ طریقے سے ان کو مارا جا رہا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا اے آلِ یاسر! صبر کرو، اللہ تعالیٰ نے جنت میں تمہارے لئے مکان تعمیر کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس ظلم کے دوران ہی حضرت یاسرؓ تو شہید ہو گئے اور حضرت سمیہؓ جو آپ کی بیوی تھیں، ان کا بھی ظلم و تشدد کی وجہ سے بُرا حال تھا، نیم بیہوشی کی حالت تھی۔ اس حالت میں بھی ابوجہل نے ان پر ظالمانہ طور پر ایک نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیا۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی رضا کا پروانہ لے کر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے ذریعے آپ کو دیا تھا، اس دنیا کو چھوڑ کر ہمیشہ کی زندگی پا گئے۔ آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی ان کی یہ قربانی تاریخ اسلام میں نہایت آب و تاب سے چمک رہی ہے۔ اور جب بھی آپ تاریخ اسلام اٹھائیں گے ہر جگہ ان کی قربانی کا ذکر ہوتا ہے۔ عورت فطرتاً کمزور ہوتی ہے لیکن اسلام نے وہ عورتیں پیدا کی ہیں جو مردوں کے شانہ بشانہ قربانیاں دیتی چلی گئیں۔ توحید کے قیام و استحکام کے لئے اپنے پیچھے وہ نمونے چھوڑ گئیں جو ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کا ہمیشہ باعث بنتے چلے جائیں گے۔

پھر دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکّی زندگی کے دوران ہی شعبِ ابی طالب کا واقعہ پیش آیا جہاں آنحضرت ﷺ، حضرت خدیجہ اور آپ کے خاندان اور آپ کو ماننے والے اڑھائی سال تک وہ قربانیاں دیتے رہے جس میں مسلسل بھوک اور پیاس برداشت کرنی پڑی۔ بچے بھوک سے بلکتے رہے۔ مائیں بچوں کی حالت دیکھ کر بے چین اور پریشان تو ضرور تھیں، اپنے بچوں کو بھوک کی حالت میں دیکھ کر اور اس بھوک کی حالت کی وجہ سے قریب المرگ دیکھ کر غمزدہ تو ضرور تھیں، لیکن جس توحید کی دولت اور جس زندہ خدا کو وہ پا چکی تھیں اس سے بے وفائی اور منہ موڑنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔ ثباتِ قدم اور استقامت کے پیکر اگر مرد تھے تو عورتیں بھی اس سے کم نہیں تھیں۔ پس قربانی اور ایمان میں مضبوطی کی ایک روح تھی جو اسلام نے مردوں اور عورتوں میں یکساں پیدا کر دی۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ کے اِذن سے مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی اور اسلام کے پھیلنے کا ایک نیا دور شروع ہوا تو وہاں بھی دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں کا پیچھا کیا اور ایک فوج کے ساتھ مدینہ پر لشکر کشی کی، تب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت عطا فرمائی کہ دشمنوں کے ان ظلموں کو روکنے کے لئے آپ کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت ہے، اور اب ان کا جواب سختی سے دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اب ان ظلموں کو نہ روکا گیا تو یہ ظلم بڑھتے بڑھتے ہر مذہب کے خلاف آگیں بھڑکائیں گے اور اس تعلیم کے خلاف جو خدائے واحد کی عبادت پر زور دیتی ہے یہ ظلم کرنے والے ہمیشہ تلوار اٹھاتے چلے جائیں گے۔ پس آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مدینہ پر حملہ کرنے والوں کے خلاف صف آرائی کی۔

پہلی جنگ بدر کے میدان میں لڑی گئی، اور پھر جب بھی دشمن کو موقع ملتا رہا، دشمن مسلمانوں کے خلاف جنگ کے شعلے بھڑکاتا رہا۔ مسلمان باوجود تعداد میں کم اور معمولی ہتھیاروں کے دشمن کا مقابلہ کرتے رہے اور ان جنگوں میں بھی جو خالصتاً مَردوں کا کام ہے مسلمان عورتوں نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ ان بہادر عورتوں نے اپنے فرض کو نبھایا اور خوب نبھایا، جو فرائض عمومی طور پر انجام دیئے ان میں فوجیوں کو، جو زخمی فوجی تھے لڑنے والے جو مسلمان تھے، ان کو پانی پلانا، زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا، شہیدوں اور زخمیوں کو میدانِ جنگ سے اٹھا کر لانا، تیر اٹھا کر مردوں کو دینا تا کہ وہ چلائیں۔ اب ایک عورت جو بظاہر کمزور سمجھی جاتی ہے، ہوش و حواس قائم رکھتے ہوئے اور اپنی کمزوریوں پر قابو پاتے ہوئے یہ کام انجام دے سکتی ہے، اس کے بغیر تو ناممکن ہے کہ وہ یہ کام سرانجام دے سکے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ بعض واقعات میں بیان کروں گا بلکہ ایک واقعہ زیادہ اہمیت کا حامل ہے جو میں نے اس وقت چنا ہے جس میں دکھلایا گیا ہے کہ مردوں کی طرح تلوار بھی عورتوں نے چلائی۔ پھر فوجیوں کے لئے کھانے کا انتظام کرنا یہ بھی عورتوں کا کام تھا۔ شہیدوں کے لئے قبریں کھودنے میں مردوں کا ہاتھ بٹانا، یہ بھی عورتوں کا کام تھا۔ پھر فوج کو ہمت دلانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا، اس میں بھی عورتوں نے خوب کردار ادا کیا۔ لیکن کافر عورتوں کی طرح گانے گا کر اور غلط طریق سے ان کے جذبات ابھار کر نہیں بلکہ ان کو دینی غیرت دلا کر خود مرنے کے لئے آگے قدم بڑھا کر۔ پس اسلام کی تاریخ میں عورتوں کا ایک مقام ہے۔ جنگ ٹھونسی گئی تو جنگی حالات میں مسلمان عورتوں نے اپنا پورا کردار ادا کیا۔ ورنہ یہ ان کی زندگی کا مقصد نہیں تھا۔ وہ صحابیات ایسی تھیں جنہوں نے اس وقت کے ماحول کے مطابق جو نظامِ جماعت تھا اس کو

بہترین مشورے بھی دیئے۔ ان صحابیات نے علمی کارنامے بھی انجام دیئے۔ عبادتوں کے معیار بھی قائم کئے۔ اپنے بچوں کی ایسی تربیت بھی کی جس سے ان میں احساس پیدا ہوا کہ ہم نے مذہب اور قوم کے لئے جان، مال اور وقت اور عزت کو قربان کرنا ہے۔ اور اس کی قربانی دینی ہے اور اس کے لئے ہر وقت تیار رہنا ہے۔ پس صرف جنگی اور جاہلانہ مزاج ہونے کی وجہ سے وہ نڈر اور بہادر نہیں تھیں، بلکہ ایک مقصد کے حصول کے لئے، اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے انہوں نے یہ قدم اٹھایا۔ ان کو یہ احساس تھا کہ اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج حضرت مسیح موعود نے تو قلم کے جہاد کا اعلان فرمایا ہے۔ قلم کے جہاد کے ساتھ ساتھ آج کل الیکٹرانک میڈیا ہے، مختلف ذرائع ہیں جن کے ذریعے احمدیت پر حملے کئے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی ذات پر حملے کئے جاتے ہیں، قرآنِ کریم پر حملے کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر حملے کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ان حملوں کی تعداد پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے، تو ان حملوں کو پسپا کرنے کے لئے جہاں مردوں کو اپنی طاقتیں صرف کرنے کی ضرورت ہے، وہاں عورتوں کو بھی اپنی تمام تر طاقتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ انٹرنیٹ اور فیس بک (Face Book) اور مختلف ویب سائٹس میں داخل ہونا اپنے مزے اور وقت گزاری اور فن (Fun) کے لئے نہ ہو بلکہ ایک درد کے ساتھ جس طرح قرونِ اولیٰ کی مسلمان عورتوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کی اور اپنی جان تک اس مقصد کے حصول کے لئے لڑا دی، آج وہ جان لڑانے کا وقت ہے۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ دشمن کے ہر حملے کو پاش پاش کرنے کا وقت ہے۔ لڑکیاں اور پڑھی لکھی عورتیں اپنے آپ کو اس کام کے لئے جماعتی نظام کو پیش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ بعض مثالیں ان جہاد کرنے والی عورتوں کی پیش کروں گا۔ ایک مثال جو عام ہے وہ مَیں نے لی ہے جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں تا کہ پتہ لگے کہ کس طرح مستقل طور پر اسلام کے دفاع کے لئے وہ عورتیں کھڑی ہوتی تھیں۔ توحید کے قیام کے لئے جان کی قربانیاں پیش کرنے کی مثالیں تو آپ نے سن لیں، لیکن ایسی مثالیں بھی ہیں جن میں اسلام کے دفاع اور اس دین کے دفاع کے لئے جس نے توحید کا قیام کرنا ہے اور آنحضرت ﷺ کی حفاظت کے لئے اپنی جان لڑائی ہے، ان عورتوں نے اپنی جان لڑائی اور کس طرح وہ مضبوط چٹان بن کر کھڑی ہوئیں۔

حضور نے فرمایا: سب سے پہلے مَیں حضرت اُمّ عمارہؓ کی مثال لیتا ہوں۔ حضرت امّ عمارہؓ مدینہ کی عورتوں میں سے ان ابتدائی خوش نصیب عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے مکّہ جا کر بیعتِ عقبہ ثانیہ میں حصہ لیا تھا۔ اس خوش نصیب قافلے میں 72 مرد اور دو عورتیں تھیں، اور ان میں سے ایک امّ عمارہ نصیبہؓ بنت کعب اور دوسری امّ اسماءؓ بنت عمرو بن عدی تھیں۔ حضرت ام عمارہؓ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتی ہیں کہ جب مَردوں سے بیعت لے لی گئی۔ تو میرے خاوند نے عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ دو خواتین بھی بیعت کے لئے حاضر ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے ان کی بیعت بھی انہی شرائط پر قبول ہے جو ابھی مَیں نے مَردوں سے لی ہیں۔ عورتوں کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر تو بیعت نہیں ہوتی۔ ان کی بیعت ہوگئی۔

پھر آپ کے کارناموں میں ہم دیکھتے ہیں کہ غزوہ اُحد میں زخمیوں کو پانی پلانے اور مرہم پٹی کرنے کے علاوہ تلوار کے بھی آپ نے وہ جوہر دکھلائے کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ رسولِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مَیں نے اپنے دائیں بائیں اس وقت جس طرف بھی میری نظر اٹھتی تھی دیکھتا تھا تو امّ عمارہؓ کو اپنا دفاع کرتے ہوئے مسلسل لڑتے ہوئے پاتا تھا۔ حضرت امّ عمارہؓ بیان کرتی ہیں کہ غزوہ اُحد میں ایک ایسا نازک ترین وقت بھی آیا کہ جب مسلمانوں کی ایک جلد بازی کی وجہ سے جنگ کا پانسا پلٹ گیا اور مسلمانوں کو پسپا ہونا پڑا۔ کہتی ہیں کہ مَیں اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں عبداللہ اور حبیب کے ہمراہ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے آپ کے پاس آ کھڑی ہوئی۔ اور کہتی ہیں کہ ہم ہر طرف سے ان حملوں کا جواب دینے لگے جو اس نازک صورتِ حال پر ہو رہے تھے۔ خاص طور پر آنحضرت ﷺ کی ذات کو نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ کہتی ہیں میرے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں ڈھال تھی۔ اگر دشمن گھوڑوں پر سوار نہ ہوتے تو ہم ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ بچ کر نہ جانے دیتے۔ کہتی ہیں کہ گھوڑے پر سوار دشمن نے مجھ پر تلوار کا وار کیا لیکن مَیں نے اپنی ڈھال پر اس وار کو روک لیا اور وہ دشمن کچھ نہ کر سکا۔ اور جب وہ پیچھے مڑا تو مَیں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے اس کے گھوڑے کی پیٹھ پر تلوار ماری اور اس زوردار وار کی وجہ سے گھوڑے کی پیٹھ کٹ گئی اور اپنے سوار سمیت وہ نیچے گر گیا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے بڑی بلند آواز سے ان کے بیٹے کو آواز دے کر فرمایا: عبداللہ بن امّ عمارہ! اپنی والدہ کا ہاتھ بٹاؤ۔ وہ میرے پاس آیا اور پھر میری مدد سے ہم نے اس دشمن کا کام تمام کیا۔

اسی طرح ان کے بیٹے غزوہ احد کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب دشمن کی طرف سے زوردار حملہ ہوا، مجاہدین بکھر گئے۔ مَیں اپنی والدہ کے ہمراہ رسولِ اقدس کے قریب ہوا اور آپ پر جس طرف سے بھی کوئی وار ہوتا ہم اسے روکتے اور اس جنگ میں حضرت اُمّ عمارہ کے کندھے پر تلوار کا زخم آیا جس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے بیٹے کو ارشاد فرمایا کہ اپنی والدہ کے کندھے پر مرہم پٹی کرو۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ تمہارا پورا خاندان بڑا عظیم ہے اللہ تم پر اپنی رحمت کی بارش برسائے۔ اور ساتھ ہی یہ دعا بھی دی کہ الٰہی اس خاندان کو جنت میں میرا رفیق بنا دینا۔ یہ دعا سن کر اس خاندان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور پہلے سے زیادہ جوش اور جذبہ کے ساتھ جنگ میں مصروف ہوگئے اور آنحضرت ﷺ کے دفاع میں مصروف ہوگئے۔

حضرت اُمّ عمارہؓ نے اس جنگ میں یہ دیکھا کہ بیٹے کا ہاتھ بری طرح زخمی ہے تو اس کی پٹی کی اور اس کے بعد کہا کہ بیٹا جاؤ ہمت کرو اور دوبارہ دشمن پر حملہ کرو۔ ان زخموں کی وجہ سے بیٹھ نہیں جانا۔ آنحضرت ﷺ نے پھر ان کی جرأت کی بڑی تعریف فرمائی۔ حضرت اُمّ عمارہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس کھڑی تھیں، تلوار ہاتھ میں تھی۔ وہ مشرک جس نے ان کے بیٹے کو زخمی کیا تھا جب دوبارہ سامنے آیا۔ تو رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے بیٹے کو زخمی کرنے والا یہ سامنے آ گیا ہے۔ حضرت امّ عمارہؓ نے اس کو دیکھتے ہی ایک وار کیا اس کی ٹانگ کٹ گئی اور جب وہ زمین پر گرا تو باقی مجاہدین نے اس کو پکڑ لیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر پھر ان کی بڑی تعریف فرمائی۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے خود یہ سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں نے غزوہ اُحد کے دن جب اپنے دائیں بائیں دیکھا تو حضرت اُمّ عمارہؓ کو اپنے دفاع میں لڑتے ہوئے پایا۔ حضرت اُمّ عمارہؓ کے جسم پر تقریباً بارہ زخم لگے جن میں کندھے کا زخم بہت گہرا تھا، جس کا علاج تقریباً ایک سال تک ہوتا رہا۔ حضرت اُمّ عمارہ کے کندھے پر جس شخص نے تلوار کا وار کیا تھا وہ بڑا خطرناک وار تھا اس سے آپ بے ہوش بھی ہو گئیں تھیں، لیکن جب ہوش آیا تو پہلا سوال جو آپؓ نے پوچھا وہ یہی تھا کہ آنحضرت ﷺ کا کیا حال ہے؟ نہ اپنے بیٹوں کا پوچھا نہ اپنے خاوند کا پوچھا۔ جب بتایا گیا کہ آپؐ ہر طرح سے محفوظ ہیں تو بے ساختہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

حضرت امّ عمارہؓ غزوہ حنین اور فتح مکہ کے علاوہ مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں بھی شامل تھیں۔ اور جنگِ یمامہ میں بھی شریک ہوئیں۔ اس جنگ میں لڑائی کے دوران ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا اس کے علاوہ بھی جسم پر گیارہ زخم آئے اور ان کا بیٹا اس میں شہید ہوا۔ اُمّ عمارہؓ نے صلح حدیبیہ میں شرکت کی سعادت بھی حاصل کی اور اس سے پہلے جو بیعتِ رضوان لی گئی تھی اس میں بھی شامل تھیں۔

اس بیعت کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں شامل سب لوگوں کو جنتی قرار دیا ہے۔ فرماتی ہیں کہ عمرہ ادا کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ مکہ معظمہ کے قریب حدیبیہ مقام پر ہمیں روک لیا گیا۔ قریش نہیں چاہتے تھے کہ مسلمان مکہ معظمہ میں داخل ہوں۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کو سفیر بنا کر مکہ معظمہ بھیجا گیا۔ ان کی واپسی میں تاخیر ہوگئی اور یہ خبر مشہور ہوگئی کہ انہیں شہید کر دیا گیا ہے۔ رسولِ اقدس ﷺ نے ایک درخت کے سائے میں بیٹھ کر بیعت لینا شروع کر دی اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت لینے کا حکم دیا ہے۔ کہتی ہیں کہ جس کے پاس کوئی ہتھیار تھا اس نے وہ تھام لیا۔ چونکہ یہ سفر عمرہ ادا کرنے کی نیت سے اختیار کیا گیا تھا۔ اس لئے بیشتر افراد کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا۔ فرماتی ہیں کہ مَیں نے ایک لاٹھی پکڑ لی اور ایک چھری میرے پاس تھی وہ لے لی، اور اپنی کمر کے ساتھ اُڑس لی تا کہ اگر کوئی دشمن حملہ کرے تو میں اس سے لڑ سکوں۔

حضرت اُمّ عمارہؓ نے غزوہ حنین میں بھی جرأت و شجاعت کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ فرماتی ہیں کہ بنو ہوازن کا ایک شخص اونٹ پر سوار میدان میں جھنڈا لہراتا ہوا داخل ہوا۔ مَیں نے موقع پاتے ہی اونٹ کی پچھلی جانب زوردار وار کیا جس سے اونٹ لڑکھڑاتا ہوا اپنے سوار سمیت گر پڑا اور اس کے گرتے ہوئے سوار پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ اٹھ نہ سکا۔

ان کے بیٹے کو آنحضرت ﷺ نے اپنا نمائندہ بنا کر مسیلمہ کذاب کے پاس بھیجا۔ لیکن اس نے سفارتی آداب کو پامال کرتے ہوئے ایک ستون سے باندھ دیا اور بے ہودہ سوال کرنے کے بعد ان کا ایک ایک عضو کاٹ کر شہید کر دیا۔ جب اُمّ عمارہ کو اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر ملی تو کمال صبر اور تحمل سے اس صدمے کو برداشت کیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے آپ کو بہت دعائیں دیں۔

حضور نے فرمایا کہ جب مسیلمہ کذاب کو قتل کیا گیا تو اس جنگ میں آپؓ کا اپنا بازو بھی کٹ گیا تھا لیکن اپنا بازو کٹنے کا آپ کو اتنا غم نہیں تھا جتنا مسیلمہ کذاب کے واصلِ جہنم ہونے کی خوشی تھی۔

حضرت عمر بن خطابؓ کے دورِ خلافت میں ایک روز حضرت عمرؓ کے پاس بہت عمدہ چادریں لائی گئیں۔ ایک چادر بہت ہی اچھی قسم کی تھی اور بڑے سائز کی تھی۔ حضرت عمرؓ کو مشورہ دیا گیا کہ یہ چادر عبداللہ بن عمرؓ کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کو دے دی جائے جو آپ کی بہو تھیں۔ آپؓ نے ارشاد فرمایا یہ چادر اس خاتون کو دی جائے گی جو صفیہ سے کہیں بہتر ہے۔ مَیں نے اس خاتون کی

تعریف رسول اقدس ﷺ کی زبانِ مبارک سے سنی ہے۔اس کے بعد یہ چادر امّ عمارہ کو عطا کی گئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صرف جنگیں ہی نہیں، آپ نے بیعت کے بعد فوری طور پر مدینہ میں آ کر تبلیغ اور تربیت کا بھی بہت کام کیا اور اس میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ پس امّ عمارہؓ وہ ہیں جنہوں نے جرأت و بہادری کے عجیب نمونے دکھائے ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی حفاظت کے لئے جنگ کی انتہائی خطرناک صورت میں جب آنحضرت ﷺ کے گرد چند مسلمان رہ گئے تھے، اپنے خاوند اور بیٹوں کے ساتھ مل کر بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ اگر مَردوں میں حضرت طلحہؓ کی مثال دی جاتی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ پر آنے والا ہر تیر اُحد کے دن اپنے ہاتھ پر روکا تھا اور اُف بھی نہیں کرتا تھا اس لئے کہ کہیں اُف کرنے سے میرا ہاتھ ہل نہ جائے اور تیر آنحضرت ﷺ کو لگ جائے۔ تو حضرت امّ عمارہؓ نے عورتوں کی نمائندگی میں آپؐ کی حفاظت کا بھی حق ادا کر دیا۔ یہ سوچ لیا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ہی میرا سب سے بڑا مقصد ہے۔ میرے بیٹے شہید ہوں، میرا خاوند شہید ہو مجھے اپنی جان قربان کرنی پڑے تو میں قربان ہو جاؤں لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہرحال حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے ایک اُمّ عمارہ کی مثال دی ہے اسلام میں آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی اور بعد میں بھی ایسی خواتین پیدا ہوتی رہی ہیں جنہوں نے دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ جنگِ قادسیہ کے مختلف موقعوں پر عورتوں نے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔

نئے ذرائع ابلاغ، الیکٹرانک ذرائع کو استعمال کرنا آج کل کی نوجوان نسل کو زیادہ آتا ہے۔ پس نوجوان نسل سے بھی میں کہتا ہوں کہ آگے آئیں اور اس جہاد میں اتر جائیں۔ ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال دیں۔ جو واقفاتِ نو ہیں اپنے وقفِ نو کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جو واقفاتِ نو نہیں ہیں وہ اپنے ایک احمدی ہونے کا حق ادا کریں۔ دین سیکھیں اور دین کو پھیلائیں۔ اپنی ذاتی خواہشات کو بالکل پس پشت کر دیں۔ مخالفین کے اعتراض کوئی نئے نہیں ہیں۔ آج بھی وہی پرانے اعتراض ہیں جو ہمیشہ سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ الفاظ کے ردّوبدل کے ساتھ یہ پیش کر دیتے ہیں۔ اور ان سب کے جواب حضرت مسیح موعود نے دیئے ہوئے ہیں۔ پس ہماری عورتوں اور لڑکیوں کو چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب یا اقتباسات جن کا انگلش میں ترجمہ میسر ہے، جن کو اردو پڑھنی نہیں آتی وہ انگلش میں پڑھیں۔ اور کوشش کریں کہ اس کے علاوہ بھی علم حاصل کریں اور ان اعتراضات کے جوابات دیں جو آج ہو رہے ہیں۔ اور دشمن کے خلاف ایک ننگی تلوار بن کر کھڑی ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پھر مَیں ایک مثال پیش کرتا ہوں، حضرت امّ سلمہؓ کی۔ یہ بیعتِ رضوان میں شامل تھیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا یہ بیعت تھی جو حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کی افواہ پر صلح حدیبیہ سے پہلے ہوئی۔ اور یہ وہ بیعت تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں شامل لوگوں سے خدا تعالیٰ بھی راضی ہوا۔ کیونکہ آج انہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر ایک نیا عہد کیا تھا۔ حضرت امّ سلمہؓ کی خصوصیات یہ تھیں۔ ان میں بڑا صبر تھا، بڑا تحمل تھا، ایمان اور توکل اعلیٰ درجہ کا تھا۔ تقویٰ اور خشیت الٰہی میں ترقی کرنے والی خاتون تھیں۔ عقل و دانش کی پیکر تھیں۔ ہمت بھی ان میں بڑی تھی۔ بہادر بھی بہت تھیں۔ فصاحت و بلاغت میں ان کا ممتاز مقام تھا اور عورتوں میں خطیبۃ النساء کے نام سے مشہور تھیں یعنی عورتوں کی بہترین مقررہ۔ انہوں نے جنگ میں بھی حصہ لیا۔ جنگِ یرموک میں لاٹھی سے ہی، ڈنڈے سے ہی 9 رومیوں کو قتل کر دیا۔ گفتگو ان کی بڑی جچی تلی ہوتی تھی۔ جو بھی ان کی گفتگو سنتا متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ ان کی گفتگو میں بڑی مٹھاس تھی۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ مشہور واقعہ جو ہے حدیث میں ہم سنتے ہیں جس میں انہوں نے عورتوں کے بارہ میں سوال کیا تھا کہ ان کا کیا مقام ہے؟ حاضر ہو کر جب انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آج مَیں عورتوں کی نمائندہ بن کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عورتوں اور مَردوں دونوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ ہم عورتوں کو بھی آپ پر ایمان لانے اور آپ کی پیروی اختیار کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ہم اپنے گھروں میں پابند ہیں۔ اپنے خاوندوں کی خدمت گزاری میں محو رہتی ہیں۔ اولاد کی پرورش کرنا اور گھر کی دیکھ بھال کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ مَرد حضرات جمعہ اور باجماعت نمازیں وغیرہ اور جنازے اور جہاد ہر جگہ شریک ہوتے ہیں۔ اور ان نیکیوں کی وجہ سے ہم سے زیادہ فضائل حاصل کر لیتے ہیں۔ جب وہ جہاد کے لئے روانہ ہوتے ہیں تو ہم ان کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ یارسول اللہ! کیا اجر وثواب میں ہم بھی ان کے برابر کی شریک ہیں؟ یہ انداز گفتگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند آیا اور آپ نے صحابہ سے کہا۔ کیا کوئی اس سے زیادہ بہتر رنگ میں عورتوں کی نمائندگی کر سکتا ہے؟ تو صحابہ نے کہا کہ ایسا فصیح بیان تو ہم نے آج تک نہیں سنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مخاطب کر فرمایا کہ ان خواتین کو جا کر میرا پیغام سنا دو جن کی نمائندہ بن کر تم یہاں آئی ہو کہ تمہارا اپنے خاوندوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا، ان کی خوشی کو پیشِ نظر رکھنا، اور ان کے نقشِ قدم پر چلنا اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند ہے کہ وہ ایسی بلند مرتبہ عورت کو وہی اجر وثواب دیتا ہے جس کا ذکر اس نے مَردوں کے لئے کیا ہے۔ پس یہ مرد بھی وہ خوش نصیب مرد تھے جو تقویٰ پر چلنے والے تھے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنے والے تھے۔ جو اپنی بیویوں اور بچوں کے حقوق ادا کرنے والے تھے۔

حضرت اسماء یہ پیغام سن کر خوشی سے واپس آئیں اور عورتوں کو جواب دیا۔ پس یہ تقویٰ پر چلنے والی بیویوں کا بھی رویہ ہے کہ ان کے اپنے سپرد جو کام ہیں ان کو وفا سے ادا کرنا۔ اپنے فرائض کو وفا کے ساتھ ادا کرنا۔ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بہترین رنگ میں توجہ دینا۔ لڑکیوں کا کام ہے کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی دینی تعلیم کی طرف بھی توجہ دینا۔ صرف فیشن ہی پیش نظر نہ رہیں۔ ایسی عورتیں ہیں، ایسی لڑکیاں ہیں جن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کو راضی کریں، کس طرح ان عورتوں میں شامل ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا فرمایا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر ایک واقعہ ملتا ہے حضرت امّ ورقہؓ بنت عبداللہ کا۔ قرآنِ کریم کی حافظ تھیں، عالمہ تھیں بڑی مدبرہ تھیں علم و حکمت میں ترقی کرنے والی تھیں۔ عبادت گزار تھیں۔ زہد و تقویٰ میں ترقی کرنے والی تھیں۔ اور عبادت میں اتنی مشہور تھیں کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا کرتی تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت نہایت عمدہ لہجے میں کیا کرتی تھیں۔ قرآنِ کریم کی آیات پر غور اور تدبر اور سوچ اور فکر ان کی بہت گہری تھی۔ حضرت امّ ورقہ انصاریہ کے بارے میں لکھا ہے کہ غزوہ بدر کے لئے روانگی کا جب اعلان ہوا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت امّ ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے بھی جنگ میں شرکت کرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ مَیں زخمیوں کی مرہم پٹی، پیاسوں کو پانی پلانے کی خدمات سرانجام دوں گی۔ میری دلی تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کی موت عطا کرے۔ یہ جذبہ اور شوق اور ولولہ دیکھ کر رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھر میں رہو۔ اللہ تعالیٰ وہیں شہادت کا مرتبہ عطا کر دے گا۔ یہ پیغام سن کر حضرت امّ ورقہؓ خوشی خوشی اپنے گھر آ گئیں۔ اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ آپ کے گھر جاتے تھے کہتے تھے آؤ آج زندہ شہید کے گھر چلیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات اس طرح بھی پوری ہوئی کہ ان کے دو غلام تھے اور ایک غلام اور ایک لونڈی تھی، ان کو آپ نے کہا تھا کہ جب مَیں وفات پا جاؤں گی تو مَیں تم لوگوں کو آزاد کر دوں گی۔ ان دونوں نے سوچا کہ ان کی عمر کا تو پتہ نہیں کتنی ہے۔ کب تک یہ زندہ رہیں اور کب ہمیں آزادی ملے گی۔ انہوں نے ایک دن موقع پا کر رات کو ان کو شہید کر دیا۔ اس طرح اپنے گھر میں شہید ہونے کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا وہ بھی پورا ہو گیا۔ بہرحال وہ بعد میں پکڑے گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر حضرت فاطمہ بنت خطابؓ ہیں جو اپنے بھائی کی رہنمائی اور ہدایت کا باعث بنیں۔ ان کے اسلام لانے کا باعث بنیں۔ بھائی کی سختیوں کے باوجود، بھائی کے ہاتھوں لہولہان ہونے کے باوجود اسلام کی خوبصورت تعلیم سے ایک انچ بھی ہٹنا گوارا نہیں کیا۔ آخر بھائی کو ہی ہتھیار ڈالنے پڑے اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو سن کر خود بھی اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ یہ حضرت عمرؓ کی بہن تھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: غرضیکہ ان صحابیات کے بے شمار واقعات ہیں جنہوں نے دین سے محبت، خدا سے محبت، اللہ تعالیٰ کے رسول سے محبت اور عشق کی داستانیں رقم کی ہیں۔ عبادتوں میں بھی ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کی ہے۔ اور جسمانی جہاد میں بھی بھرپور حصہ لیا ہے۔ مالی قربانیوں میں بھی بھرپور حصہ لیا ہے۔ اپنے بچوں اور خاوندوں کو قربان کروا کر صبر اور حوصلے کے اعلیٰ معیار بھی قائم کئے ہیں۔ تبلیغِ دین میں بھی بھرپور حصہ لیا ہے۔ اور مسائل سیکھنے اور سکھانے میں بھی بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ ہی تھیں جنہوں نے وہ مقام حاصل کیا کہ نصف دین سکھانے والی بن گئیں۔ غرض ہر میدان میں مسلمان عورت کا ایک کردار ہے اور ان عورتوں نے اپنے بچوں کے دلوں میں دین کی محبت اس طرح کوٹ کوٹ کر بھر دی کہ وہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس آج احمدی عورتوں نے بھی یہی مثالیں قائم کرنی ہیں، تبھی وہ اپنا عہد پورا کرنے والی کہلا سکتی ہیں، وہ عورتیں جنہوں نے براہِ راست حضرت مسیح موعود سے تربیت پائی انہوں نے بھی اپنی قربانیوں اور عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ان کی بھی بہت ساری مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے ان مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے لئے ٹارگٹ مقرر کرنے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس زمانہ میں پہلے سے بڑھ کر ہمیں اس بارہ میں کوشش کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی یہ روح تو قائم ہے لیکن ان

پر توجہ اور اس ذکر کی ضرورت رہتی ہے تا کہ ہم میں سے اکثریت یہ قربانیاں کرنے والی اور عبادتیں کرنے والی اور اپنے تقویٰ کے معیار بلند کرنے والی بن جائے۔ کہیں زمانے کے بہاؤ میں بہہ کر، زمانے کی لغویات میں بہہ کر ہماری نسلیں اس روح کو بھول نہ جائیں۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اس لئے قائم کی گئی تھی تا کہ اس تنظیم کے تحت عورتیں اپنی روحانی تربیت کا بھی سامان کرتی رہیں۔ اور اپنی اخلاقی تربیت کا بھی سامان کرتی رہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کے لئے بھی کوشش کرتی رہیں۔ اور توحید کے قیام کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے نہ صرف یہ کہ تیار رہیں بلکہ قربانیاں دیتی چلی جائیں۔ اور اگلی نسلوں میں بھی یہ روح پھونکتی چلی جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جوش اور جذبہ پاکستان میں آج کل سخت حالات کی وجہ سے ابھرا تو ہے لیکن باہر کے ملکوں کے لئے یہ عارضی نہیں ہونا چاہئے۔ نہ صرف پاکستانی احمدیوں پر سخت حالات ہیں بلکہ اور بھی بہت سارے ممالک ہیں، انڈونیشیا ہے، بنگلہ دیش ہے بعض عرب کے ممالک ہیں جن میں سخت حالات ہیں۔ وہ تو ان حالات کی وجہ سے اپنے ایمانوں میں مضبوط ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اور پہلے سے زیادہ بڑھ کر اپنے اخلاص و وفا کے نمونے دکھانے کی کوشش کرتے چلے جارہے ہیں۔ ان لوگوں میں دین میں مضبوطی پیدا ہوئی ہے۔ دین سے ایک خاص تعلق پیدا ہوا ہے۔ لیکن جو باہر کی رہنے والی ہیں ان کو بھی اپنی بھر پور کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے اخلاص و وفا کے اس تعلق میں بڑھتی چلی جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں اور اس مضمون کے خط مجھے مسلسل آرہے ہیں کہ پاکستان میں حالات کی خرابی کی وجہ سے عورتوں کو بیوت الذکر میں آنا آج کل روکا ہوا ہے۔ اور ان کی، لجنہ کی تنظیم کی activities جو ہیں ان کو بڑا low profile میں رکھا ہوا ہے، بہت محدود کر دیا گیا ہے۔ تو کہتی ہیں کیا عورت کی جان مرد سے زیادہ قیمتی ہے، کیا عورت کو شہید ہونے کا حق نہیں ہے؟ ہمیں اپنی activities کرنے کی، آزادانہ طور پر activities کرنے کی آزادی اور اجازت دی جائے۔ اور اس کے لئے ہمیں کوئی پرواہ نہیں کہ ہماری جان بھی جاتی ہے تو چلی جائے۔ بلکہ یہ لکھتی ہیں کہ مرد تو شاید ہمارے سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں کہ وہ گھر کے کمانے والے ہیں لیکن بہر حال عورت کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ اگلی نسلوں کی تربیت گاہ عورت ہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان عورتوں کو بھی پیغام دیتا ہوں کہ عقل سے چلنا بھی بہت ضروری ہے۔ عورت کی عزت عصمت اور تقدس انتہائی ضروری چیز ہے۔ اور مردوں کا کام ہے کہ اس کی حفاظت کریں اس لئے یہ احتیاطیں ہم کر رہے ہیں لیکن جب ضرورت پڑے تو پھر عورت کو بھی خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ پھر وہی نمونے دکھانے چاہئیں جو نمونے ہمیں قرونِ اولیٰ کے بہادروں نے دکھائے تھے۔ ان صحابیات نے دکھائے تھے۔ یا اس زمانہ میں بھی ہمیں بعض مثالیں اس کی ملتی ہیں۔ مجھے خط آتے ہیں کہ ہم بھی ''خولہ'' بن کر دکھائیں گی۔ مجھے خط آتے ہیں کہ ہم بھی ''امّ عمارہ'' بن کر دکھائیں گی۔ اللہ کرے کہ یہ جذبے ہمیشہ زندہ رہیں۔ لیکن احتیاطیں جو کی جارہی ہیں اس کی بہر حال پابندی کرنی ضروری ہے۔ یہاں جو آپ لوگ آزاد رہ رہے ہیں اپنی اس آزادی کو بھی اس طریق پر استعمال کریں کہ ہر عورت اور ہر لڑکی یہ سمجھے کہ آج احمدیت کی حفاظت کی ذمہ داری صرف اور صرف میری ہے۔ اور میں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اس حفاظت کا حق ادا کرنے کی بھر پور کوشش کرنی ہے۔ اپنے علم اور روحانیت میں اضافہ کرنا ہے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا جب تک دین کا جھنڈا تمام دنیا پر نہ گاڑ لوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔

اس نہایت ہی دلگداز خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔ حضور انور کا یہ خطاب انصار اللہ یو کے کی اجتماع گاہ میں بھی براہ راست سنا گیا اور وہ بھی اس اجتماعی دعا میں شامل ہوئے۔

ز-خانم

مکرمہ عشرت عطاء صاحبہ کا ذکر خیر

مورخہ 20 ستمبر 2010ء وہ کربناک دن تھا جب میری بہت ہی پیاری دوست بریسٹ کینسر جیسے موذی مرض سے دوچار ہو کر صرف 45 سال کی عمر میں وفات پا گئی۔ مرحومہ عشرت عطاء مکرمی ہدایت اللہ بنگوی مرحوم افسر جلسہ سالانہ لندن کی بھانجی بھی تھیں۔ مرحومہ انتہائی صابرہ شاکرہ اور پنجوقتہ نمازی دعاگو خاتون تھیں۔ ان کے والد صاحب مکرمی حاجی حکم داد صاحب مرحوم میرے دادا جان کے قریبی دوست اور ان کی والدہ مرحومہ میری دادی جان کی گہری دوست تھیں اور عزیزہ عشرت عطاء کی خالہ جان حفیظہ بیگم زوجہ فیض چنگوی صاحب بھی میری دادی جان مرحومہ سے گہری وابستگی رکھتی تھیں۔ اس لحاظ سے مکرمی حاجی حکم داد صاحب کے ہمارے ساتھ بھی بہت گہرے تعلقات تھے اور محلّہ باب الابواب میں ہمارے گھر کے نزدیک ہی رہائش پذیر تھے۔ عشرت عطاء کے والد صاحب مرحوم میرے خاوند محترم کی المناک وفات کے بعد میرے بچوں اور میرے لئے اس قدر دردِ دل سے دعا کرتے تھے کہ ان کی اپنی سگی بیٹیاں بھی مجھ پر رشک کرتی تھیں اس لحاظ سے میرا بھی عشرت عطاء کے ساتھ اتنا گہرا اور قریبی پیار و محبت کا خاص تعلق تھا کہ جس نے مرحومہ کے ذکر خیر لکھنے کی طرف توجہ مبذول کروائی۔

مکرمہ عشرت عطاء صاحبہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ انتہائی صبر و شکر سے اس موذی مرض کا مقابلہ کیا تین ماہ قبل بریسٹ کا آپریشن بھی کروایا مگر آپریشن کے بعد بھی ہر وقت درد رہتا تھا لیکن اس قدر صبر و شکر کا مظاہرہ کرتی تھیں کہ ہر دیکھنے والا سمجھتا تھا بلکہ حیران ہوتا تھا کہ یہ تو بالکل ٹھیک لگ رہی ہیں۔ اس قدر خوش اخلاق تھیں کہ ہر ملنے والے کا اپنے اعلیٰ اخلاق اور خندہ پیشانی سے دل جیت لیتی تھیں کبھی بھی دوسروں کا گلہ شکوہ اور چغلی غیبت ہرگز نہ کرتی تھیں بلکہ گھریلو معاملات میں اگر کسی کی ناراضگی بھی ہوتی تھی تو فوراً یہ کہہ کر درگزر کر دیتی تھیں کہ میرا ہرگز دل نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کسی کا گھر متاثر ہو۔ جبکہ بغض، کینہ پروری کا شائبہ تک نہ تھا۔ ہر ایک کی ہمدرد و غمگسار تھیں۔ اپنے سسرال والوں کی اسی قدر عزت اور خدمت کی کہ ان کی بیٹی نے بتایا کہ امی کی بیماری ابھی تھوڑی سی ظاہر ہی ہوئی تھی کہ اپنے بیمار نند کے پاس تیمارداری کے لئے چلی گئیں اس کی وفات تک مسلسل خدمت کرتی رہیں۔ اپنے بچوں خاوند گھر بار چھوڑ کر ربوہ سے جھنگ جا کر دو تین ماہ اس بیماری میں نند کی بھر پور خدمت کی۔

عشرت عطاء کی سب سے بڑی خوبی خدمت دین کا جذبہ تھا اپنے حلقہ دارالنصر غربی اقبال کی فعال سرگرم گروپ لیڈر تھیں اور اس وقت نگران گروپ لیڈرز کی اس قدر ذمہ داری سے ڈیوٹی نبھائی کہ اپنی موذی بیماری کی بھی پرواہ نہ کی۔ عشرت عطاء کی قریبی ہمسائی جس کے ساتھ گھریلو بہت اچھے مراسم تھے۔ اس نے مجھے بتایا کہ عشرت تو ہماری حلقہ کی ایک اہم مضبوط ستون تھیں۔ 38 سال سے میں اس محلّہ میں رہتی ہوں اور عشرت نے صرف 6 سال کے قلیل عرصہ میں اس محلّہ کے دل میں اس قدر مقام بنالیا کہ حلقہ کی ہر عورت وفات پر زار و قطار رو رہی تھی۔ ایک مرتبہ صدر لجنہ نے اس کی موذی بیماری کی وجہ سے کسی نائبہ گروپ لیڈر کو اہم سرکلر تقسیم کرنے کے لئے دے دیا تو جب وہ سرکلر عشرت کے گھر موصول ہوا۔ زار و قطار رونے لگی اور اسی وقت صدر لجنہ کے گھر گئیں کہ مجھے معاف کر دیں مجھ سے کون سی غلطی ہوگئی ہے جو سرکلر کی اطلاع کا کام آپ نے میرے علاوہ کسی اور کو دے دیا ساتھ ہی تاکید بھی کی کہ میری بیماری کی وجہ سے میرا کام کسی اور کو ہرگز نہ دیں۔ میں آخری دم تک جماعتی کام کرتی رہوں گی یہ جذبہ خدمت دین قابل تحسین ہے۔ پھر گلی میں ایک بزرگ دکان کے باہر بیٹھا کرتے تھے ان کو عشرت کی اس موذی مرض کا بخوبی علم تھا۔ جب عشرت دوروں پر جاتی تو یہ بزرگ سختی سے راستہ ہی سے واپس گھر بھیج دیتے کہ بیٹی اپنی تکلیف دہ مرض میں آرام کرو مگر خدمت دین کا جنونی جذبہ رکھنے والی عشرت کہاں اپنے دوروں سے باز آتی۔ چپکے سے جھانک کر دیکھتی اگر وہ بزرگ اپنی جگہ پر موجود نہ ہوتے تو فوراً دورہ جات کے لئے نکل کھڑی ہوتی۔ یہ واقعہ بھی اس کی ہمسائی نے ہی بتایا ہے۔

عشرت میں جماعتی کاموں کا ولولہ اس قدر تھا کہ اگر دورہ جات میں زیادہ ٹائم لگ جاتا تو اپنے ساتھ والیوں کو کہتی کہ صرف کچھ دیر میں خاوند کا کھانا دے کر آتی ہوں کیونکہ میرے میاں کے کھانے کا وقت ہو چکا ہے۔ خاوند اور بچوں کو کھانا دے کر انہی قدموں یہ واپس لوٹ آتی اور جماعتی کام مکمل کرنے کے بعد گھر واپس لوٹتی۔ ان کی بڑی ہمشیرہ عزیزہ جمیلہ اکبر نے بتایا کہ اتنی جماعتی مصروفیات کے باوجود خاوند کے لئے کھانا پیش کرنے میں ایک منٹ کی بھی تاخیر نہ کرتی اور بروقت خاوند کے لئے ہر کام کرتی اس سے خاوند کی اطاعت اور ٹائم کی پابندی کا نمایاں وصف بھی نظر آتا ہے۔

الغرض پیاری عشرت ایک عبادت گزار خاوند کی انتہائی وفادار بچوں کی حد سے زیادہ مونس و غمگسار والدہ تھیں۔ انتہائی مالی تنگی میں بھی خاوند اور اپنے بچوں کی وفادار رہی۔ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیاں دو بیٹے عطا کئے ایک بیٹی شادی شدہ لندن میں مقیم ہے۔ بعض مجبوریوں کے باعث اپنی پیاری والدہ کی وفات پر نہ آسکی۔ مرحومہ کے دو نواسے ایک نواسی ہے۔ چھوٹی بیٹی مہوش عطاء نے والدہ کی جو خدمت کی اس کا اللہ تعالیٰ ہی اجر دے گا۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اس کی تمام نیکیاں اس کی نسل در نسل میں جاری رکھے

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم بشارت احمد کوثر صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ چک 169 گرمولہ ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 10 نومبر 2010ء کو جماعت میں 10 بچوں قمر احمد ولد مکرم مبارک احمد صاحب، رحمان احمد ولد مکرم محمد اکرم صاحب، نعمان احمد ولد مکرم محمد ارشد صاحب، ذیشان احمد ولد مکرم محمد ارشد صاحب، دلدار احمد ولد مکرم مبارک احمد صاحب، عبدالباقی ولد مکرم نذیر احمد صاحب، مزمل احمد ولد مکرم نذیر احمد صاحب، وسیمہ بی بی بنت مکرم نذیر احمد صاحب، فائزہ منصور بنت مکرم منصور احمد صاحب اور لئیق احمد ولد مکرم منصور احمد صاحب کی تقریب آمین ہوئی۔ ان میں سے عزیزم لئیق احمد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم باترجمہ مکمل کر لیا ہے۔ بچوں سے مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم کی برکات سے مستفیض فرمائے اور ان کے سینے کو نور قرآن سے منور فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار اور اہلیہ محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اپنے پیارے بیٹے عزیزم عطاء النور رانا کی وفات پر اظہار تعزیت کرنے والے اور ہمارے غم میں شریک ہونے والے تمام احباب، دوستوں اور عزیزوں کے دل کی گہرائیوں سے مشکور ہیں اس طرح دنیا کے کونے کونے سے اظہار افسوس کیا۔ جو کہ احمدیت کے بھائی چارہ کا وہ اعلیٰ نمونہ ہے۔ جنہوں نے گھر آ کر، بذریعہ خطوط، ٹیلی فون، ای میل اور جنازہ میں شرکت کے ذریعے اس کٹھن وقت میں حوصلہ دیا اور ہمارے دکھ میں نیک دعاؤں کے ساتھ شریک غم ہوئے۔ اس طرح محترم امیر صاحب، دیگر مرکزی عہدہ داروں اور محترم صدر صاحبہ مجالس لجنہ اماء اللہ لاہور اور ان کی عہدہ داروں نے گھر آ کر غم میں شرکت کی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل اور رحم فرماتے ہوئے ہمارے بیٹے کو جنت الفردوس میں جگہ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم طارق محمود صاحب فینسی جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم محمد منشاء صاحب ولد مکرم علی احمد صاحب بعمر 64 سال مورخہ 18 نومبر 2010ء کو علی الصبح ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز ان کے چھوٹے بیٹے کی لندن سے آمد کے بعد بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے پڑھائی۔ آپ کافی عرصہ سے شوگر اور دل کے عارضہ میں مبتلا تھے مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے خاکسار، مکرم شاہد محمود صاحب ربوہ، مکرم زاہد محمود صاحب لندن، اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ تمام بچے شادی شدہ ہیں۔ مرحوم کے والد خواب کے ذریعے احمدیت میں داخل ہوئے۔ جس کی وجہ سے پورے خاندن سے علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔ جو کہ اب تک جاری ہے۔ مخالفت کی وجہ سے پہلے سیالکوٹ اور بعد میں گوجرانوالہ شہر سے بھی ہجرت کرنی پڑی۔ اور بہت زیادہ مالی نقصان برداشت کرنا پڑا 1981ء میں ربوہ شفٹ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش سے فیضیاب ہوئے۔ مرحوم کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

محترم ملک عامر منیر صاحب ایڈووکیٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ حسن اختر النساء صاحبہ دارالصدر غربی لطیف ربوہ مورخہ 29/اکتوبر 2010ء کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں ان کی نماز جنازہ مکرم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی اور تدفین عام قبرستان ربوہ میں ہوئی۔ مرحومہ مکرم حمید اللہ قریشی صاحب ریٹائرڈ DSP کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ نہایت ہی ملنسار، صابر، دعا گو اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نور احمد سندھو صاحب قائد مجلس قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم دولووالی گوجرانوالہ مورخہ 10 نومبر 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر 78 برس تھی اسی روز نماز ظہر کے بعد مکرم احمد فراز صاحب مربی سلسلہ قلعہ کالروالہ نے نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ کافی عرصہ سے بیمار تھیں اور دوران بیماری بہت سی تکالیف برداشت کیں آپ ایک بہت ہی نیک، دعا گو اور صابر خاتون تھیں اور قرآن مجید سے خاص لگاؤ تھا اور گاؤں کی اکثریت احمدی اور غیر احمدی بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید پڑھایا اور جماعت سے بے حد لگاؤ تھا اور اپنی اولاد کو ہمیشہ نیکی کی تلقین کرتی تھیں اور بیماری سے قبل جماعتی مہمانوں کی بڑی خاطر تواضع کرتی تھیں اور ہمیں ہمیشہ نماز کی تلقین کرتی تھیں۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے خاکسار، مکرم مبشر احمد صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ فرزانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ جری احمد صاحب چھوڑی ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی درجات بلند کرے اور ان کی مغفرت عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید توصیف احمد احسن صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالصدر شرقی الف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پیاری ممانی جان وخوش دامن محترمہ شمیم اسلام صاحبہ زوجہ مکرم سلیم احمد سرہندی صاحب آف واہ کینٹ مورخہ 3 نومبر 2010ء کو بعمر 77 سال C.M.H گوجرانوالہ کینٹ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ گوجرانوالہ کینٹ میں اسی روز ان کی نماز جنازہ محترم رانا وسیم احمد صاحب مربی سلسلہ گوجرانوالہ نے پڑھائی۔ بعد ازاں ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ انتہائی مہمان نواز اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔ غریبوں اور گھریلو ملازموں سے شفقت اور پیار سے پیش آتی تھیں۔ مرحومہ اپنی آخری بیماری کے وقت اپنے بڑے بیٹے لیفٹیننٹ کرنل مکرم وسیم احمد صاحب کے پاس تھیں۔ جن کے اہل وعیال نے آپ کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ اور بڑھاپے میں ان کی خدمت اور تیمارداری کا حق ادا کیا۔ مرحومہ کے لواحقین میں ان کے خاوند مکرم سلیم احمد صاحب دو بیٹے مکرم لیفٹیننٹ کرنل وسیم احمد صاحب سابق قائد ضلع جہلم، مکرم انتخاب احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی، دو بیٹیاں خاکسار کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر وسیمہ توصیف صاحبہ (واقف زندگی) فضل عمر ہسپتال اور مکرمہ عطیۃ الباری صاحبہ اہلیہ مکرم واصف احمد احسن صاحب کینیڈا ہیں۔ وفات کے وقت ان کی چھوٹی بیٹی کینیڈا سے نہیں پہنچ سکیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

داخلہ دارالصناعۃ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ۔ 3۔ وڈ ورک (کارپنٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس۔ 3۔ پلمبنگ۔ 4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ کا ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ فون نمبر 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز یکم جنوری 2011ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو اوادارہ میں داخل کروائیں۔

تمام طلباء جو گزشتہ سیشنز میں کورسز مکمل کر چکے ہیں، ان کی اسناد آ چکی ہیں۔ لہٰذا ان سے گزارش ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے صبح کے وقت حاصل کر لیں۔

(نگران دارالصناعۃ)

داخلہ پریپ کلاس

(نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نصرت جہاں اکیڈمی میں کلاس پریپ کا داخلہ ٹیسٹ مورخہ 12-13 فروری 2011ء کو ہوگا۔ داخلہ فارم گرلز سکول کے فیس آفس سے دستیاب ہوں گے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ کی کاپی منسلک کریں۔ داخلہ فارم گرلز سیکشن کے کلرک آفس میں مورخہ 9 سے 20 جنوری 2011ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مورخہ 20 جنوری کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔

پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے طلباء و طالبات کی عمر 31 مارچ 2011ء تک ساڑھے چار سے ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔ تحریری اور زبانی امتحان درج ذیل شیڈیول کے مطابق ہوں گے۔

قاعدہ+ تحریری امتحان

مورخہ 12 فروری کو صبح 8:00 بجے

زبانی امتحان (فرسٹ گروپ)

مورخہ 13 فروری کو صبح 8:00 بجے

زبانی امتحان (سیکنڈ گروپ)

مورخہ 13 فروری کو 12:30 بجے

ٹیسٹ درج ذیل سلیبس کے مطابق ہوگا۔

قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 13 عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا۔

انگلش حروف تہجی: Aa to Zz (تحریری)

اردو حروف تہجی: الف تا ے۔ (تحریری)

حساب: گنتی 1 تا 20 (تحریری)

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

تقریب شادی

مکرم ماجد احمد مبشر صاحب دارالصدر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ ریحانہ عنبر صاحبہ کی شادی ہمراہ مکرم عابد محمود چوہدری صاحب ابن مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب مورخہ 30/ اکتوبر 2010ء کو گوندل بینکوئٹ ہال میں منعقد ہوئی۔ نکاح کا اعلان مورخہ 20/اپریل 2009ء کو محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ نے بارہ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر کیا۔ شادی کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ احباب سے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 29۔نومبر	
طلوع فجر	5:20
طلوع آفتاب	6:46
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:06

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو
بانی ہولزموپیتھی ہومیو ڈاکٹر سجاد سے
ہولزمِک ہومیوپیتھی علاج کیلئے
0334-6372030/047-6214226

Thyroid Scan گلہڑ کا الٹرا ساؤنڈ
Cartoid Scan فالج کے مریضوں کیلئے الٹرا ساؤنڈ
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6213944-6214499

LEARN German LANGUAGE
By
German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

لاہور چوڑی محل اینڈ جیولری سینٹر
ربوہ میں چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
خواہشمند افراد فوری رابطہ کریں
مبشر احمد: 0333-6546889

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

FD-10